بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

"اِتَّخَذُوْآ اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ...!"

حلالہ ایسے ملعون فعل کو سندِ جواز عطا کرنے والے مولوی رب تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے؟

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عدیؓ بن حاتم طائیؓ نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے :۔

"اِتَّخَذُوْآ اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ——— الآیة !"

(التوبة : ۳۱)

یعنی "(یہود ونصاریٰ) نے اپنے احبار ورہبان کو، اللہ کے سوا، اپنا رب بنالیا تھا!"

— سن کر وضاحت چاہی : "اللہ کے رسولؐ، ہم ان کی عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے؟" آپؐ نے فرمایا : "کیا تم لوگ اپنی آسمانی کتاب کے علی الرغم اپنے علماء کے مقرر کردہ حلال وحرام کو حلال وحرام نہیں جانتے تھے؟" حضرت عدیؓ نے کہا، "جی ہاں، یہ تو ہم کرتے تھے!" — آپؐ نے فرمایا :

"فتلک عبادتهم ایّاهم"

"یہی تو ان کی عبادت (اور انھیں رب بنانا) ہے!"

افسوس، آج یہی ناخوشگوار فریضہ اس امت کا مولوی سرانجام دے رہا ہے ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور کروانے والے، دونوں پر اللہ کی لعنت کی خبر دی ہے :

"لعن اللہ المحلِّل والمحلَّل لہ"

لیکن مولوی صاحبان ہیں کہ اس ملعون فعل کو جائز وحلال باور کرانے پر تلے بیٹھے ہیں

—— اس اجمال کی تفصیل کے لیے، پہلے درج ذیل خبر ملاحظہ ہو :

اسلام میں شادی ہالی وڈ، بالی وڈ یا لالی وڈ کے ہیرو ہیروئنوں شہزادوں یا یورپ کی ہوس باختہ حسیناؤں کے درمیان رشتہ ازدواج کا نہیں مقدس رشتہ کا نام ہے

حلالہ سے بے شرمی و بے حیائی پھیلے گی: سندھ ہائیکورٹ

اس کی مذمت کرنے والے علماء کی کمی نہیں اس کا دروازہ دکھانے والے حضور اکرمؐ کی اس بارے میں وہ حدیث بھول جاتے ہیں کہ حلالہ کرنے والے اور اس کے لئے کہنے والے بے غیرت دونوں پر اللہ کی لعنت ہے

تمام فقہا کے اس پر اجماع کا دعویٰ غلط اور بے بنیاد ہے اس مسئلہ پر تو چاروں امام بھی متفق نہیں۔ کئی ممالک میں تین طلاقوں کو جو ایک وقت میں دی گئی ہوں ایک تصور کیا جاتا ہے

صرف طلاق، طلاق، طلاق کہہ کر مقدس رشتہ توڑ دینا نہ قانونی طور پر جائز ہے اور نہ ہی یہ شرعی طریقہ ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے کوڑوں کی سزا مقرر کرنا یقیناً قابل تعریف ہوگا۔ عدالت عالیہ کے جسٹس شفیع محمدی کا فیصلہ

کراچی (نمائندہ جنگ) سندھ ہائیکورٹ کے جسٹس مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے خلع کے حوالے سے اپنے ایک فیصلہ میں کہا ہے کہ حلالہ سے بے شرمی و بے حیائی پھیلے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے علماء کی کمی نہیں جنہوں نے حلالہ کی سخت مذمت کی مثلاً مسٹر جسٹس مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب نے اس بارے میں کہا کہ "متشدد حضرات بڑی معصومیت سے انہیں حلالہ کا دروازہ دکھاتے ہیں اور اپنے رسولؐ کی وہ حدیث فراموش ہو جاتی ہے کہ حلالہ کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت اور جس بے غیرت کے کہنے پر حلالہ کیا جائے اس پر بھی اللہ کی لعنت" ان علمائے ذی شان نے بتاتے ہوئے کہ اگر کوئی بدنصیب قبول کر لیتا ہو گا تو علمائے کرام فرماتوں کی شرم عریانی پر حیرت کرتا ہو گا۔ مولانا مودودی نے بھی حلالہ کے بارے میں اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اسی سے ملتے جلتے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ خلع کے معاملے میں شوہر کی رضامندی کے بارے میں جسٹس شفیع محمدی نے کہا کہ علمائے کرام کا یہ کہنا کہ تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے یہ دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ اس مسئلہ پر تو چاروں امام بھی متفق نہیں کجا یہ کہ اجماع کا دعویٰ کیا جائے علاوہ ازیں چاروں آئمہ کا متفق ہونا بھی اجماع نہیں کہلاتا۔ مثلاً چاروں امام اس بات پر متفق ہیں کہ طلاق بدعت واقع ہو جاتی ہے مگر اس اتفاق کو کبھی اجماع کا نام نہیں دیا گیا اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ امام ابن تیمیہ اور موجودہ دور کے فقہائے کرام طلاق بدعت کے واقع ہونے پر متفق نہیں ہیں بلکہ کئی ملکوں میں قانونی طور پر تین طلاقوں کو جو ایک وقت دی گئی ہوں، ایک تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں شادی ہالی وڈ، بالی وڈ یا لالی وڈ کے ہیرو، ہیروئنوں یا کچھ جانے پہچانے ممالک کے شہزادوں یا یورپ کی ہوس باختہ حسیناؤں کے مابین رشتہ ازدواج کا نام نہیں بلکہ ایک مقدس رشتہ ہے جسے توڑنا اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے ایسے معاہدے کو صرف شرعی طریقے سے ہی توڑا جا سکتا ہے صرف طلاق طلاق طلاق کہہ کر اس رشتے کو توڑ دینا نہ قانونی طور پر جائز ہے اور نہ ہی یہ شرعی طریقہ ہے ایسے لوگوں کے لئے اگر کوڑوں کی سزا مقرر کر دی جائے تو ایسا قانون یقیناً قابل تعریف ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام مولویوں کی جاگیر نہیں اور یہ بات دعویٰ سے کہی جا سکتی ہے خلع کے بارے میں ان کے نظریات کی حیثیت وہی ہے جو طلاق بدعت جبری طلاق اور حلالہ کی ہے۔

مذکورہ بالا فیصلہ مدلل بھی ہے اور کتاب وسنت کی روشنی میں درست بھی — چنانچہ علمائے اہل حدیث نے اس فیصلہ کو سراہتے ہوئے کہا کہ: (جنگ ...)

حلالہ: سندھ ہائیکورٹ نے قرآن و سنت کا موقف واضح کر دیا ہے

رسول اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے: علمائے کرام کا ردعمل

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد یوسف انور نے سندھ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع محمدی کے فیصلے کو سراہتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ جسٹس موصوف نے حلالہ کو حرام قرار دے کر قرآن وسنت کے موقف کو واضح اور نمایاں کر کے بے حیائی کے دروازہ کو بند کر دیا ہے۔ مزید برآں جسٹس موصوف نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک قرار دے کر اور یہ تاریخ ساز فیصلہ صادر کر کے اسلام کے ٹھوس اصولوں اور اعلیٰ قدروں کی ترجمانی کی ہے۔ کیوں کہ صحیح مسلم شریف کی حدیث مبارکہ کے مطابق رسول اکرم ﷺ کے دور مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور مبارک اور دورِ فاروقی رضی اللہ عنہ کے درمیانی عرصہ تک تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعزیری طور پر اور وقتی طور پر آوارگی کو ختم کرنے کے لیے ایک حکم نافذ کیا تھا جسے بعد میں واپس لے لیا گیا۔

مولانا محمد یوسف انور نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ اسلامی ممالک مصر، شام، اردن، سوڈان، مراکش، عراق اور پاکستان میں ملکی قانون یہی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار کی جائیں۔

حلالہ کے بارے میں مولانا نے بیان کے آخر میں کہا ہے کہ ابن ماجہ کی کتاب النکاح میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے والے پر اور جس شخص کے لیے حلالہ کیا گیا ہے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔“

رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورت پر لعنت نہیں فرمائی کیوں کہ وہ تو مظلوم ہے اس پر جبر اور زیادتی کی گئی ہے لعنت تو صرف ظالموں پر ہونی چاہیے۔

گوجرہ سے نامہ نگار کے مطابق ایسے ہی خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین میاں محمد جمیل، ڈپٹی سیکرٹری حافظ عبدالعلیم یزدانی انچارج شعبہ جہاد پاکستان، مولانا عبدالرشید حنیف، ڈاکٹر محمد حسن، مولانا محمد یحییٰ عزیز و دیگر مقررین نے گوجرہ میں منعقدہ مجلس شوریٰ کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر حافظ محمد افضل گجر، مولانا نثار احمد، محمد سرفراز حسن بھی

موجود تھے۔ قائدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جسٹس موصوف نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دے کر اسلام کے ٹھوس اصولوں اور اعلیٰ اقدار کی ترجمانی کی ہے کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی تصور کیا جاتا تھا۔"

لیکن نورانی میاں نے اپنے ایک اخباری بیان میں فرمایا ہے کہ :

"حلالہ کے بارے میں فیصلہ جاہلانہ ہے!"

جب کہ سنی علماء کونسل نے متفقہ فیصلہ دیا کہ :

"تین طلاقیں دینے سے تین ہی ہوتی ہیں، ان کو ایک کہنا غلط ہے۔" (اور)

"حلالہ کی ممنوع صورت یہ ہے کہ نکاح ایک دو روز بعد طلاق دینے کی نیت سے کیا جائے!"

گویا یہ علماء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سمجھانا چاہ رہے ہیں کہ حلالہ کی کوئی جائز اور حلال صورت بھی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ مخواہ اسے ملعون قرار دے رہے ہیں ——— انا للہ ... !——— سنی علماء کونسل کا یہ فیصلہ پڑھ کر ہمیں وہ محاورہ یاد آگیا ہے جو زبان زدِ عام ہے کہ :

"مولوی اپنی واری کل لمّی پالیندے نیں!"

ہم ان حضرات کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ حلالہ ایسی بے شرمی اور بے حیائی کی نوبت آتی ہی اس وقت ہے، جب ایک مرد غصّہ میں آکر اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے ——— پھر جب وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے اور دوبارہ اس بیوی کو اپنے گھر میں بسانا چاہتا ہے تو فتوی کے لیے علماء سے رجوع کرتا ہے ——— چنانچہ جب اسے یہ فتوی ملتا ہے کہ "تین طلاق دینے سے تین ہی ہوگئیں، لہٰذا یہ بیوی تجھ پر حرام ہوگئی" تو وہ پریشان ہو کر کہتا ہے اب کیا کروں؟ کوئی صورت نکالیں! ——— تب اسے یہ مشورہ ملتا ہے کہ اپنی بیوی کا نکاح ایک دو روز کے لیے کسی دوسرے مرد سے کر دو، پھر اس سے طلاق لے کر اور عدت گزارنے کے بعد اس سے خود نکاح کر لو! ——— اب اگر وہ اس بے غیرتی کو گوارا کر لیتا ہے، تو فبہا! ورنہ احتجاج کرتا ہے تو سرگوشی کے انداز میں اسے بتایا جاتا ہے کہ کسی اہل حدیث عالم سے رجوع کرو، تمہاری مشکل حل ہو جائے گی! ——— پھر یہ راز کوئی راز نہیں کہ ایسے لوگ علمائے اہل حدیث کی طرف رجوع کر کے پورے خاندان کی تباہی و بربادی سے محفوظ ہو جاتے ہیں

——لیکن اس دوران اگر وہ یہ سوچ کر کہ مسلکِ اہل حدیث ہی مطابقِ فطرت اور مسلکِ حقہ ہے، اپنے اہل حدیث ہونے کا اعلان بھی کر دیتے ہیں تو ان بے چاروں کی شامت آجاتی ہے ——حرامکاری کے طعنے ملتے ہیں، آئندہ ہونے والی اولاد کو ناجائز بتلایا جانا اور بائیکاٹ کی دھمکیاں ملتی ہیں —— ہاں اگر وہ بدستور اسی مفتی کے مقتدی رہیں، یا سرے سے ہی حلالہ کا مذکورہ فتویٰ قبول کر لیں تو راوی نہ صرف چین ہی چین لکھتا ہے، بلکہ یہ بے غیرتی ان مفتیانِ کرام کے نزدیک جائز بھی ہوتی ہے، حلال بھی، پاکیزہ و پوتّر بھی اور مطہر و مقدس بھی! ——حالانکہ یہی وہ حلالہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا اور "تیس مستعار" کا نام دے کر اسے "سانڈ کرایہ پر لینے" سے تعبیر فرمایا ہے —— لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ بعض مقامات سے ایسی خبریں بھی ملی ہیں کہ یہ سانڈ باقاعدہ پالے جاتے اور دودھ سے ان کی سیوا ہوتی ہے —— یہ الگ بات ہے کہ طلاق لینے کی نیت سے کیا جانے والا یہ مشروط نکاح ہی الٹا پڑ جائے، مثلاً ایک دو روز کا شوہر مستقل شوہر بن بیٹھے، یا مثلاً اگر فتویٰ دینے والے صاحب خود ہی حلالہ کے لیے اپنی خدمات پیش کر دیں تو پہلا شوہر منہ دیکھتا رہ جائے —— ایسے واقعات "آن دی ریکارڈ" بھی ہیں اور عوام الناس کو معلوم بھی!

ملعون حلالہ کی انہی لعنتوں اور قباحتوں کے حوالہ سے اخی محترم، رئیس التحریر "محدث" علامہ محمد مدنی نے درج ذیل اخباری بیان دیا ہے:

غیرت مند مسلمان حلالہ جیسا قبیح فعل اختیار نہیں کر سکتا: علامہ مدنی

سندھ ہائیکورٹ کے فیصلے کے بعد حلالہ کو جائز قرار دینے والے علماء کو معافی مانگنی چاہئے

راولپنڈی (پ ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی نائب امیر علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ قرآن و سنت کے بعد حلالہ پر سندھ ہائیکورٹ کا واضح فیصلہ آنے کے بعد حلالہ کرنے کرانے والے اور حلالہ کو جائز قرار دینے والے علمائے سو کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے اور آئندہ حلالہ کو لعنتی فعل قرار دینے کے مسلک کو اختیار کرنا چاہئے اپنے ایک بیان میں علامہ محمد مدنی نے کہا کہ حلالہ جیسے قبیح فعل کو کوئی غیرت مند مسلمان اختیار نہیں کر سکتا اور نام نہاد علماء نے خواتین پر ظلم کی ایک نئی راہ نکالی ہے۔ وہ عورت جسے طلاق دی گئی ہو اس کو حلالہ جیسے مرحلے سے گزارنا اس دکھی خاتون پر سب سے بڑا ظلم ہے حالانکہ طلاق دینے کی اگر کوئی سزا ہوتی تو وہ سزا مرد کو دی جاتی لیکن صنفِ نازک کو اسلام کے نام پر گناہ کی اس دلدل میں پھنسا دیا جاتا ہے۔ انہوں نے تمام ایسی خواتین مردوں اور علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ قوم، مسلمانوں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں کیونکہ حلالہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد مشکوک ہوتی ہے اور کوئی باغیرت خاوند حلالہ کی اولاد کو کس طرح اپنی قرار دے سکتا ہے۔

جب کہ سندھ کے گورنر جناب کمال اظفر نے کہا ہے کہ:

"حلالہ لعنت ہے اور جس انداز میں آج حلالہ کو پیش کیا جا رہا ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں ــــــ انھوں نے ایک وقت میں دی گئی تین طلاقوں کو قرآنِ پاک کے احکامات کے منافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ جو چیز قرآنِ پاک کے منافی ہے، اسے قبول نہیں کیا جاسکتا!"

(روزنامہ پاکستان، لاہور، ۲۰ جنوری ۹۶ئہ)

حقیقت بھی یہی ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں قرآنِ پاک کے احکامات کے منافی ہیں ــــــ قرآنِ مجید میں ہے:

"اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ــــ الآیۃ" (البقرۃ: ۲۲۹)

"طلاق دو مرتبہ ہے، پھر (تیسری مرتبہ) یا تو بھلے طریقے سے روک لینا ہے، اور یا احسان کر کے رخصت کر دینا!"

حلالہ کے وکیل مفتیانِ کرام بتلائیں کہ اگر "بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں" تو روک لینے کی صورت کیا ہوگی؟ جب کہ قرآنِ مجید یہ گنجائش دے رہا ہے!

سنّی علماء کونسل نے مذکورہ فیصلہ کو چیلنج کے انداز میں پیش کیا ہے ــــــ ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں، اگر وہ تحریری جواب دینے کی زحمت گوارا فرمائیں تو اس سلسلہ کی بقیہ گزارشات ہم بعد میں کریں گے ــــــ اور اگر خاموشی اختیار کریں، لیکن ملعون حلالہ کو بدستور جائز سمجھتے رہیں تو سوچ لیں کہ کل کو روزِ حشر وہ رب تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے؟

ــــــ وما علینا الا البلاغ!